# 3 دنوں کی جنگ، لیکن نہ 3 کے، نہ 13 کے ...!

کمار پرشانت

ضرب المثل ہاتھ کے توتے اڑ جانا ایسے ہی وقت کے لیے بنی ہے۔ ان سبھی جنگ بازوں کے ہاتھ کے توتے اڑ گئے ہیں جو وزیر اعظم کو للکار رہے تھے کہ بس، اب رکنا نہیں ہے، اسلام آباد اور لاہور جیب میں لے کر ہی لوٹنا ہے۔ لیکن ایسے سارے شور دھرے رہ گئے اور 3 دنوں میں پاکستان کے ساتھ ہمارا اب تک کی سب سے چھوٹی جنگ بھی ختم ہوگئی۔

کوئی بھی جنگ ختم ہو اور امن کسی بھی راستے لوٹے تو اس کا ہر حال میں استقبال ہی کرنا چاہیے۔ امن شرط نہیں، زندگی ہے، لیکن یہ امن کسی باز کے چنگل میں دبی ہوئی ہے۔ ڈونالڈ ٹرمپ کی امن کے لیے ثالثی جنگ سے کم خطرناک نہیں ہے۔ اگر وزیر اعظم کا یہ کہنا سچ ہے کہ یہ امن امریکہ کی ثالثی سے نہیں، خوفزدہ پاکستان اور فتحیابی کے قدم چومنے والے ہندوستان کی سمجھداری سے آئی ہے، تو محترم ٹرمپ کے اس بیان کی سختی سے مذمت ہونی چاہیے۔ انھوں نے سب سے پہلے، کسی سے بھی پہلے ٹوئٹ کر ثالثی کا دعوی بھی کر دیا، سمجھداری دکھانے کے لیے دونوں بچوں کی پیٹھ بھی تھپتھپا دی، دونوں کو ساتھ بٹھا کر سوری کہنے کے لیے غیر جانبدار جگہ بھی بتا دی اور اس تنازعہ سے باہر آنے میں راہنما بننے کی پیشکش بھی کر دی؟

اتنا ہی نہیں، یہ بھی کہہ دیا کہ میرے کہنے سے خود سپردگی نہیں کرو گے تو میں دھندا پانی بند کر دوں گا۔ یہ سب باتیں کسی کے حوالے سے نہیں، براہ راست محترم ٹرمپ کی زبان سے ہم نے بھی سنی، مودی جی نے بھی سنی اور ساری دنیا نے سنی۔ ان کی اس حرکت کی مذمت تو دور، نہ ہندوستان نے اور نہ ہی پاکستان نے دوست ٹرمپ سے ایسا کچھ بھی کہا، بلکہ پاکستان نے تو ان کا عوامی طور پر شکریہ بھی ادا کیا۔ بین الاقوامی سیاست کے اس دور میں امریکہ اور ٹرمپ کا یہ رویہ انتہائی خطرناک ہے۔ اس کی گہری چھان بین ہونی چاہیے، لیکن ابھی ہم خود کو تو دیکھیں، پھر محترم ٹرمپ کی بات کرتے ہیں۔

آزادی کے بعد سے اب تک پاکستان سے ہماری جتنی بھی جنگیں ہوئی ہیں، اس کے پیچھے کہانی یہی رہی ہے کہ پاکستان نے ہمارے سامنے دوسرا کوئی راستہ چھوڑا ہی نہیں۔ لیکن ایک فرق بھی ہے، جسے بھی سمجھنا ضروری ہے۔ کارگل اور پہلگام، دونوں کے ساتھ ایک بات یکساں ہے کہ ان دونوں جنگوں کے پیچھے حکومت کی حد درجہ ناکامی کو چھپانے اور خود کی تعریف کرنے کی کوشش ہوئی ہے۔ آپ حساب لگائیں تو ان دونوں مواقع پر ملک کی قیادت بی جے پی کے ہاتھوں میں تھی۔ کارگل میں پاکستان اندر گھس آیا، پہاڑیوں میں اس نے اپنی مضبوط جگہ بنالی، اسلحہ و گولہ بارود جمع کر لیا اور اٹل بہاری واجپئی کی حکومت سوتی رہی۔ بعد میں سینکڑوں جوانوں کے خون سے اپنی یہ غلطی چھپائی گئی۔

ایسا ہی پہلگام میں ہوا۔ ہماری خفیہ ایجنسی اور ہمارا سیکورٹی نظام کہاں سو رہا تھا کہ پاکستان سے دہشت گرد نکلے اور پہلگام کے اس علاقے میں پہنچ گئے جہاں سینکڑوں سیلانی جمع تھے؟ جس کشمیر کا چپہ چپہ آپ کی مٹھی میں ہے اور جہاں کوئی کشمیری پلک بھی جھپکاتا ہے تو آپ کو پتہ چل جاتا ہے، ایسا دعوی وزیر داخلہ کرتے نہیں تھکتے، وہاں ایسی بد احتیاطی؟ اور شرمناک یہ کہ اس کے بارے میں کوئی صفائی آج تک نہیں دی گئی، کوئی معافی نہیں مانگی گئی۔ صرف ایک ہی آواز سنائی دیتی ہے کہ ٹریڈ اور ٹاک ایک ساتھ نہیں چل سکتے؛ کہ خون اور پانی ایک ساتھ نہیں بہہ سکتے! تو کیا سرکار اور بے کار ایک ساتھ چل سکتے ہیں؟

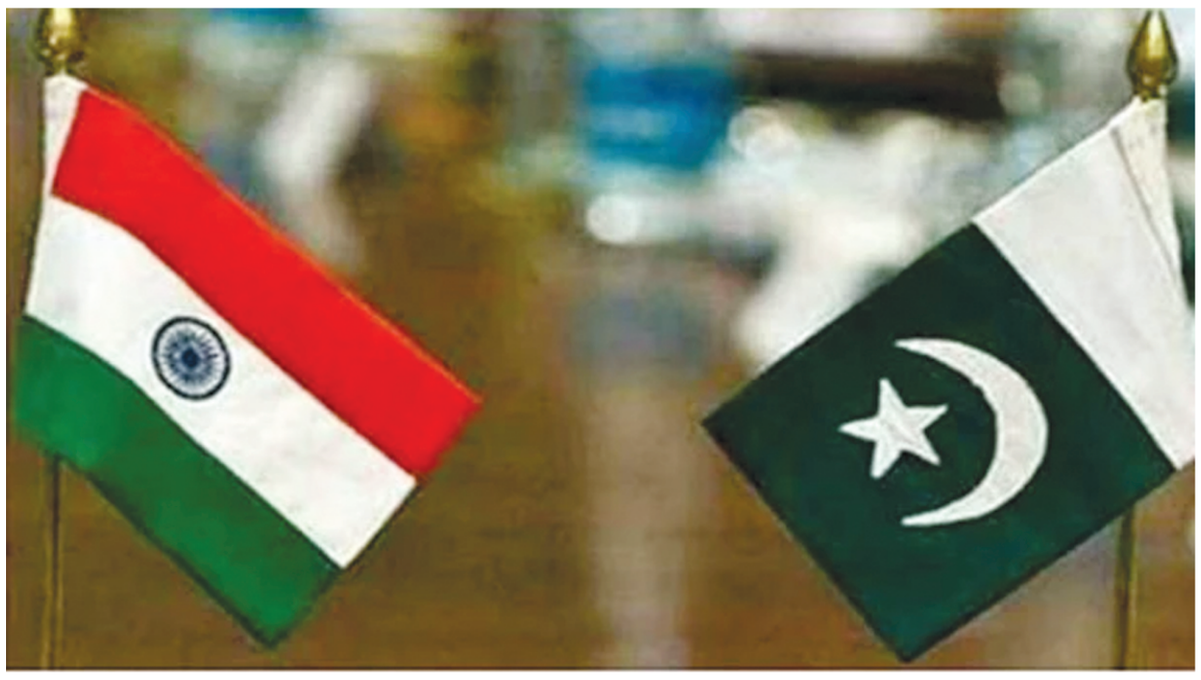

3 دنوں کی اس جنگ سے حاصل کیا ہوا؟ کھوکھلی سیاسی شیخی اور انتخابی فصل کاٹنے کی تیاری وغیرہ کی باتیں تو اہل سیاست جانیں، ہم تو دیکھ رہے ہیں کہ 3 دنوں کی اس ڈرون بازی سے ہمارے ہاتھ کچھ بھی نہیں آیا۔ نہ ہم پاکستان کو اتنا کمزور کر سکے کہ وہ آگے کوئی دوسرا پہلگام کرنے کی ہمت نہ کرے، نہ ہم بین الاقوامی طاقتوں کو اپنے پیچھے اس طرح کھڑا کر سکے کہ کوئی پاکستان، کوئی چین اس کی تپش محسوس کر سکے۔ دوڑ دوڑ کر بیرون ممالک جانے والا، جبرا گلے پڑنے والا ہمارا اسٹریٹجک بونا پن ایسا رہا ہے کہ آج ہمیں اور پاکستان دونوں کو ایک ہی پلڑے میں رکھ کر ٹرمپ نے اپنی جھولی میں ڈال لیا ہے۔ امریکہ بھی جانتا ہے کہ پاکستان کے پیچھے چین کھڑا ہے اور آج پوتن کا روس، چین کے خلاف دور تک نہیں جا سکتا۔ بین الاقوامی برادری میں ہمارے اس طرح الگ تھلگ پڑ جانے سے ملک بڑی الٹی حالت میں آ گیا ہے۔

3 دنوں کی اس ڈرون بازی نے ہمیں ایک دم بے پردہ کر دیا ہے۔ ہمیں یہ سچائی پہلی بار سمجھ میں آئی ہے کہ اسلحوں کا جتنا بھی ذخیرہ ہم جمع کر لیں، اس کا ہم منمانا استعمال نہیں کر سکتے۔ اس لیے جنگ میں کسی کو نتیجہ خیز طور سے شکست دینا آج آسان نہیں ہے۔ ہماری فوج طاقتور ہے، یہ دعوی ہم کرتے رہیں، لیکن یہ سچائی بھی سمجھتے رہیں کہ کوئی بھی فوج اتنی ہی طاقتور ہوتی ہے جتنا طاقتور ہوتا ہے اس کے پیچھے کھڑا سماج۔ ہم نے اپنے سماج کا کیا حال بنا رکھا ہے؟

ہمارا سماج کس طرح ایسی بھیڑ میں بدل گیا ہے کہ جس کے پاس جنگ و جدال کے لیے نعرہ بازی کے علاوہ کہنے کو کچھ بچا ہی نہیں ہے۔ ہمارا میڈیا ان 3 دنوں میں اپنے صفحات اور پردوں پر جس طرح کی فرضی جنگ لڑنے میں مصروف تھا، اس سے تو ویڈیو گیم کھیلنے والا کوئی بچہ بھی شرما جائے۔ پہلگام میں بد احتیاطی کی ہر حد پار کرنے والی حکومت، ملک کے اندر خبروں کے بارے میں اتنی محتاط تھی کہ سب کو وہی کہنا اور لکھنا تھا جو حکومت کہے۔ اس حکومت نے ایسا ماحول بنا رکھا ہے کہ جیسے آج قومی سیکورٹی کو سب سے بڑا خطرہ آزاد سوچ و خبروں سے ہے۔

ہمارا نام نہاد ماہر دانشور کتنا کمزور ہے، یہ بھی ان 3 دنوں میں پتہ چلا۔ یوٹیوب جیسے ذرائع، جو ملک کے نظریات کو ایک دوسرا زاویہ دے رہے تھے، ان سب کو چن چن کر بند کر دیا گیا۔ ایک ماحول ایسا بنایا گیا کہ جب قومی سیکورٹی خطرے میں پڑی ہو تو آپ جمہوری حقوق کی بات کیسے کر سکتے ہیں؟ آپ کے ایسے رویہ سے 2 باتیں پتہ چلیں: پاکستان جیسا کھوکھلا ہو چکا ملک بھی محض 3 دنوں میں ہم جیسے وسائل سے بھرپور ملک کی سیکورتی کو خطرے میں ڈال سکتا ہے؛ اور یہ بھی کہ جمہوری حقوق سے ملک مضبوط نہیں، بلکہ کمزور ہوتا ہے۔

سارے چینلز کہہ رہے تھے، سارے اخبار بھیانک اباویک رخی کے ساتھ لکھ رہے تھے، وزیر اعظم بھی بول رہے تھے اور اس کی لہریں سارے وزرا کے اندر سے بھی اٹھ رہی تھیں کہ ہم نے جواب دے دیا۔ 26 بے قصور ہندوستانیوں کے قتل کا جواب ہم نے دے دیا! کیسے جواب دیا؟ 26 لاشوں کے بدلے 100 لاشیں گرا کر؟ یہ کسی امن پسند یا گاندھی یا بودھ والے کی دلیل نہیں ہے، عام سمجھ کی بات ہے کہ بدلہ بھلے لیا، لیکن جواب تو کچھ بھی نہیں بنا۔ دونوں حکومتیں نہیں بتا رہی ہیں کہ فوجی و شہری ملا کر مجموعی طور پر کتنے لوگ مارے گئے؟ لیکن آپ کی ہی دی خبریں، آپ کے ہی دکھائے منظر بتاتے ہیں کہ ہماری گولہ باری اور پاکستان کی جوابی کارروائی میں کئی جانیں گئی ہیں، کافی بربادی ہوئی ہے۔

جو یہاں ہو رہا ہے، وہی پاکستان میں بھی ہو رہا ہے۔ شکست خوردہ آدمی کی طرح ہی شکست خوردہ ملک بھی زیادہ پریشان ہوتا ہے، تو پاکستان کی یہ ذہنی حالت ہم سمجھتے ہیں، لیکن اپنی ذہنیت حالت پاکستان جیسی کیوں ہوتی جا رہی ہے؟ کہنا ہوگا کہ دونوں نے اپنا اپنا جواب دے دیا ہے، اور خالی ہو گئے ہیں۔ جنگ کے دروازے بھی فی الحال بند ہو گئے ہیں تو بات ختم ہوگئی۔ اب کوئی کہے کہ کس نے کس کو جواب دے دیا؟ روایت کی شیخی بگھارنے والوں کو یاد رکھنا چاہیے کہ مہابھارت کے آخر میں آ کر دھرم راج یدھشٹھر کا رتھ بھی زمین سے آ لگا تھا، اور وہ بھی اپنی خالی ہتھیلی دیکھ کر یہی پوچھ رہے تھے کہ ہاتھ کیا آیا؟

موت زندگی کا جواب نہیں ہے، وہ تو زندگی کا اختتام ہے۔ زندگی ہے تو سوال ہے؛ اور سوال ہے تو ان کا جواب بھی ہوگا جنھیں ہمیں تلاش کرنا ہوگا۔ آج ہم تلاش نہیں کر سکے تو کوئی بات نہیں۔ تلاش کرتے رہیں گے تو جواب ملے گا۔ ہمارے بس میں اتنا ہی ہے کہ ہم تلاش کرنے میں ایماندار ہوں۔ بودھ بے شمار سالوں پہلے یہی تو کہہ گئے: تم جیسا سوچتے ہو، ویسے ہی بن جاتے ہو۔ اس لیے جنگ بھی لڑیں تو انسانیت بھول کر نہیں، بخار بھی چڑھے تو جنگ و جدال کا نہیں، کیونکہ ہمیں کسی بھی صورت میں نہ غیر انسانی بننا ہے، نہ بنانا ہے۔ ہمیں ویسا شہری نہیں بننا ہے جو بحریہ کے لیفٹیننٹ ونئے نروال کی بیوی ہمانشی کے کردار پر اس لیے کیچڑ اچھالتا ہے کہ اس نے پہلگام میں دہشت گردوں کے ذریعہ اپنے شوہر کے قتل کے بعد بھی ملک کو دیشی دہشت گردوں کے ہاتھ سونپنے سے منع کر دیا۔

مدھیہ پردیش کی بی جے پی حکومت میں وزیر وجئے شاہ نے کرنل صوفیہ قریشی کے بارے میں جو نازیبا باتیں کہیں، وہ زبان کی پھسلن بھر نہیں، اس خاص ذہنیت کا عکاس ہے جس کے ماہر مقرر کپڑوں سے اپنے شہریوں کی پہچان کی بات کرتے ہیں؛ یہی لوگ ہیں جو ہمارے اعلی خارجہ سکریٹری وکرم مسری پر اس لیے الزامات لگاتے ہیں کہ انھوں نے جنگ بندی کی خبر دیتے ہوئے شائستگی نہیں چھوڑی۔ اشتعال کا راکشش ہمیشہ اسی طرح بھوکا ہوتا ہے اسے پانی نہیں بھاتا/ سیاست خون پیتی ہے۔

☆☆☆☆

# توہین مسلمانوں کی نہیں ہوئی، ہندستان اور ہندو مذہب کی شاندار روایات کی ہوئی ہے

عبیداللہ ناصر

ہولی اور رمضان نہ پہلی بار ایک ساتھ پڑے ہیں، اور نہ ہی ہولی اور جمعہ۔ صدیوں سے اس ملک میں اس طرح کے مواقع آتے رہے ہیں اور عوام نے خود ہی اپنی فہم و فراست سے خوش اسلوبی کے ساتھ تمام معاملات نمٹا لئے۔ کبھی کبھار اکا دکا ناخوشگوار واقعات ہوئے بھی تو یا تو علاقہ کے سنجیدہ لوگوں نے باہمی بات چیت سے معاملہ نمٹا دیا یا کبھی کبھار انتظامیہ کو مداخلت کرنی پڑی۔ یہ ایک فطری بات تھی کیونکہ پرانی کہاوت ہے کہ جہاں 4 برتن ہوں گے وہاں کھڑکنے کی آواز آئے گی ہی۔

ہم نے اپنے ہی یہاں یہ منظر دیکھا ہے کہ ہولی جمعہ کے دن پڑی تو مسجد کے باہر ہولیارے رنگ لیے بیٹھے ہیں۔ نمازی نکلے اور ہولیاروں سے سلام دعا کرتے ہوئے اپنے اپنے گھر چلے گئے۔ لیکن میرے والد مرحوم کو ہولیارے یونہی نہیں جانے دیتے تھے۔ پاپا بھی سب سے ملتے، عبیر گلال ماتھے پر لگا دیا جاتا۔ پھر وہ ہنستے ہوئے گھر آتے اور چہرہ صاف کر لیتے تھے۔ اس سے پہلے رات کو جب ہولی جلائی جاتی تھی تو ہولیارے پھاگن گیت گاتے تھے اور نام لے لے کر ہمارے گھر والوں کو تک بندی میں گالی دیتے تھے، اور وہی ہولیارے شام کو انعام لینے بھی آتے تھے۔ اس دن اتنا کھانا پوری، کچوری، گجیا وغیرہ گھر آ جاتا تھا کہ گھر والوں سے زیادہ گھر کے جانوروں بیل، گائے، بھینس وغیرہ کی دعوت ہو جاتی تھی۔

سبھی مذاہب کے تہواروں پر آپس میں خوشیاں بانٹنے کا یہ سلسلہ ہندوستان کی شناخت رہی ہے۔ لیکن ہندوستان کی یہ شناخت نظر بد کا شکار ہوگئی معلوم ہوتی ہے۔ ہر گزرتے ہوئے ماہ و سال میں حالات بد سے بدتر ہوتے جا رہے ہیں۔ مگر اس سال تو حد ہی ہوگئی کہ اتر پردیش کے کئی شہروں میں مسجدوں کو ترپالوں سے ڈھکنا پڑا۔ اس ملک کے لئے اس سے زیادہ شرمناک منظر اور کچھ نہیں ہوسکتا۔ یہ عمل صرف ہندوستان کی شناخت کو ملیامیٹ نہیں کر رہا ہے، بلکہ یہ ہندو مذہب کی اصل شناخت سرو دھرم سمبھاو) ہر مذہب کی عزت (، واسودیو کٹمبکم) ساری دنیا ایک کنبہ ہے (، باہمی رواداری، امن پسندی، امن بقائے باہم کو بھی شرمندہ کر رہا ہے۔ کوئی اس حقیقت سے انکار نہیں کر سکتا کہ ہندو مذہب دنیا کا سب سے زیادہ لبرل مذہب ہے، جو ہر نظریہ، ہر سوچ و فکر کو سمو لینے کی بے مثال صلاحیت رکھتا ہے۔ اس میں کسی بھگوان کو ماننے والا بھی ہندو ہوتا ہے اور اسے نہ ماننے والا بھی، پوجا پاٹھ کرنے والا بھی ویسا ہی ہندو ہوتا ہے اور نہ کرنے والا بھی اتنا ہی ہندو ہوتا ہے۔ لیکن آر ایس ایس نے اس کی شناخت بگاڑ دی ہے۔ بقول آنجہانی وزیر اعظم وی پی سنگھ ہندو مذہب ایک نرم و ملائم زرخیز مٹی جیسا ہے جس میں ہر طرح کے گل بوٹے کھلتے ہیں، مگر آر ایس ایس اس مٹی کو تپا کر اینٹ بنا رہا ہے، جس سے مسلمانوں کا سر پھوڑا جا سکے۔ آر ایس ایس صرف ہمارے آئین کی ہی مخالف نہیں ہے، وہ ہندو مذہب کی اصل شناخت کی بھی دشمن ہے۔

ہندستان میں 2014 یعنی مودی یگ کے آغاز سے بہت کچھ بدل گیا ہے، جس کی سب سے بڑی مار مسلمانوں پر پڑ رہی ہے۔ دراصل مودی کی شناخت ہی گجرات کے مسلم کش فسادات اور گجرات میں ان کی حکومت کی کھلی مسلم دشمنی سے ہے۔ آر اس اس کی 100 سالہ محنت و لگن اور جہد مسلسل سے مسلمانوں کے خلاف بویا گیا زہر کا بیج ایک تناور درخت بن گیا ہے۔ سونے پر سہاگہ اسے ایسی حکومت کی سرپرستی مل گئی جس نے میڈیا اور عدلیہ سمیت سبھی آئینی اداروں پر آکٹوپس جیسی گرفت بنالی ہے۔ مودی کی دیکھا دیکھی ہر سیاسی لیڈر کو لگنے لگا کہ آج ہندوستانی سیاست میں آگے بڑھنے کا سب سے کامیاب تیر بہ ہدف نسخہ مسلم دشمنی ہے، اور پھر جیسے اس کی مقابلہ آرائی شروع ہوگئی۔ ویسے تو اس میدان میں ایک سے ایک قابل کھلاڑی کود ے، یہاں تک کہ نام نہاد سیکولر پارٹیوں سے اپنی برسوں پرانی وابستگی اور وہاں ملنے والے عہدوں و ترقیوں وغیرہ کو بھول کر بھگوا بریگیڈ میں شامل ہو گئے، لیکن ان سب سب سے آگے نکل گئے اتر پردیش کے وزیر اعلی یوگی آدتیہ ناتھ۔ ان کا پس منظر پہلے ہی جارحانہ فرقہ پرستی سے ہی عبارت رہا ہے اور اب انہوں نے کھلے عام ٹھونک دو، مٹی میں ملا دو جیسے احکام دے کر اتر پردیش کی سرزمین کو قتل گاہ بنا دیا۔ ویسے تو اس کا شکار بہت سے غیر مسلم بھی ہوئے لیکن سب سے زیادہ اور آبادی کے تناسب سے سرفہرست مسلمان ہی ہیں۔ یوگی کی اس بارے میں تعریف کی جانی چاہیے کہ وہ اپنی کھلی فرقہ پرستی اور جانبداری کو چھپاتے نہیں، بلکہ تمام آئینی اصولوں اور آئین ہند سے وفاداری اور اس پر عمل کرنے کے حلف کو بالائے طاق رکھتے ہوئے کھل کے فرقہ وارانہ کارڈ کھیلتے ہیں، کھل کر مسلم دشمنی کا مظاہرہ کرتے ہیں۔ مسلمانوں کے مکانوں پر بلڈوزر چلوا کر انہوں نے اپنی امیج بلڈوزر بابا کی بنا لی اور یہ ان کا برانڈ بھی بن گیا۔ اتر پردیش سے باہر بھی یہ برانڈ سنگھی ہندوں میں اتنا مقبول ہوا کہ دوسری ریاستوں میں بی جے پی کے وزرائے اعلی بھی اس کی ہی نہیں بلکہ کھلے عام فرقہ وارانہ کارڈ کھیلنے کے ساتھ ساتھ کٹر ہندو نوجوانوں کو کھل کر مسلمانوں سے دشمنی نکالنے کی چھوٹ دینے کی تقلید کرنے لگے۔ آج ہر بی جے پی حکمراں ریاستوں میں مسلمانوں کی جان و مال، عزت و آبرو کچھ بھی محفوظ نہیں ہے۔ بقول رکن پارلیمنٹ عمران مسعود مسلمان گھر میں رہے تو سنگھی لمپٹ مار دیتے ہیں، اور گھر سے باہر نکلے تو پولیس مار دیتی ہے۔ مسجدیں، درگاہیں، خانقاہیں، مدارس وقف املاک ... کچھ بھی محفوظ نہیں ہے۔ کہیں بھی کبھی بھی مسلمانوں کے ساتھ کچھ بھی ہوسکتا ہے، اور پولیس الٹے انھیں کو ملزم بنا کر جیل میں ٹھونس سکتی ہے۔ نازی جرمنی میں یہودیوں کے ساتھ جو کچھ ہوتا تھا، وہ سب آج ہندوستان میں ان ریاستوں میں ہو رہا ہے جہاں بی جے پی کی حکومتیں ہیں۔ دراصل آر ایس ایس کے بانی ڈاکٹر منجے ہٹلر اور اس کی یہودیوں کی نسلی تطہیر و مسولینی کی نوجوانوں کو لمپٹ بنانے کی پالیسی سے بہت متاثر تھے۔ انہوں نے اسپین سے مسلمانوں کے انخلا کی تاریخ کو بھی بہت دلچسپی سے پڑھا تھا۔ پہلی گول میز کانفرنس میں شرکت کے بعد جرمنی جا کر وہ ہٹلر سے مل کر اس سے کچھ سیکھنا چاہتے تھے، مگر یہ ملاقات نہیں ہوسکی۔ حالانکہ اٹلی جا کر انہوں نے مسولینی سے ملاقات کر کے کافی کچھ سیکھا اور پھر ہندوستان واپس آ کر نازی پارٹی اور فاسسٹ پارٹی کا مرکب آر ایس ایس کی داغ بیل ڈالی۔

ہندوستان میں گزشتہ 10 برسوں میں مسلمانوں کے ساتھ جو کچھ ہوا اس سے عالمی برادری میں گوتم، گاندھی، نہرو کے ہندوستان کی جو شبیہ بنی تھی اور جو آج بھی ہندوستان کی شناخت ہیں، اس کو گہرا دھچکا لگا ہے۔ امریکی وزارت خارجہ کی دیگر ملکوں میں مذہبی آزادی پر نظر رکھنے والی کمیٹی نے ہندوستان کے حالات اور اقلیتوں کے ساتھ سلوک پر گہری تشویش ظاہر کرتے ہوئے اس پر مسلسل نگرانی کی ضرورت پر زور دیا ہے۔ جمہوریت، مذہبی اور شخصی آزادی، میڈیا کی آزادی وغیرہ میں ہندوستان کی عالمی رینکنگ نچلی ترین سطح پر پہنچ چکی ہے۔ یہاں تک کہ جینوسائیڈ واچ نام کی تنظیم نے 5-4 سال قبل آگاہی دی تھی کہ دنیا میں نسل کشی کے جو 10 مراحل ہوتے ہیں، ہندوستان ان میں سے 8 مراحل پار کر چکا ہے۔ مگر ان سب سے بے فکر بی جے پی لیڈران سیاسی فائدہ کے لیے آئین ہند ہی نہیں بلکہ خود ہندو مذہب کی شاندار روایت کو پامال کر رہے ہیں۔ حقیقت تو یہ ہے کہ آر ایس ایس جس مذہب کی پیروی کروا رہا ہے، وہ ہندو مذہب ہے ہی نہیں۔ اسی فرق کو راہل گاندھی بار بار ظاہر بھی کر رہے ہیں کہ سنگھ پریوار کے ہندوتوا سے اصل ہندو مذہب کا کوئی تعلق نہیں ہے۔ کٹر ہندو فرقہ پرست عناصر خوشیوں اور رنگوں کے تہوار ہولی پر مسجدوں کو ترپالوں سے ڈھک کر بھلے ہی خوشیاں منا لیں، بھلے ہی وہ یہ سوچ کر خوش ہوں کہ انہوں نے مسلمانوں کو ایک اور ذہنی اذیت پہنچا دی، ان کو ہندوں کے سامنے سر جھکانے پر مجبور کر دیا، اپنے پیروں پر ان کی ناک رگڑوا دی، لیکن دراصل انہوں نے اصل ہندو مذہب اور ہندوستان میں کثرت میں وحدت کی شاندار روایت کو سر بازار رسوا کیا ہے۔ تاریخ ان کے اس جرم کو کبھی معاف نہیں کرے گی۔

## مغربی بنگال کے بی جے پی صدر کی بیوی کے پاس ہیں دو ووٹر آئی ڈی کارڈ؟

الیکشن کمیشن نے اس شکایت کی بنیاد پر تحقیقات شروع کر دی ہے جس میں الزام لگایا گیا ہے کہ بی جے پی کی مغربی بنگال یونٹ کے صدر اور مرکزی وزیر سکانتا مجمدار کی بیوی کے پاس دو ووٹر آئی ڈی کارڈز ہیں۔ ابتدائی تحقیقات میں پتہ چلا ہے کہ سکانتا مجمدار کی اہلیہ کوئل مجمدار کے پاس مختلف ای پی آئی سی نمبروں والے دو ووٹر آئی ڈی کارڈز ہیں۔ اس الزام نے سیاسی ہلچل بھی پیدا کی ہے اور سنگین سوالات پیدا کیے ہیں کہ کوئی شخص دو الگ الگ ای پی آئی سی نمبرز کیسے حاصل کر سکتا ہے۔ ایک بلورگھاٹ، بنگلورو میں اور دوسرا جلپائی گوڑی میں رجسٹرڈ ہے۔ شکایت کے مطابق ایک کارڈ ان کے پہلے نام کوئل چودھری کے نام سے جاری کیا گیا تھا، جب کہ دوسرا کارڈ ان کی شادی کے بعد کوئل مجمدار کے نام سے بنایا گیا تھا۔ تاہم اہلکار نے کہا کہ اس سے بچا جا سکتا تھا اگر وہ فارم 18 جمع کراتی۔ یہ کارڈ ہولڈر کی ذمہ داری ہے کہ وہ کسی بھی تبدیلی کے بارے میں EC کو مطلع کرے۔ اس معاملے می کمیشن کو مطلع نہیں کیا گیا تھا۔ اہلکار نے مزید وضاحت کی کہ بلورگھاٹ میں کوئل مجمدار نے فارم 6 جمع کیا تھا، جس کے بعد اسے نیا ووٹر آئی ٹی کارڈ جاری کیا گیا تھا۔ چونکہ EPIC نمبر اور کنیت مختلف تھے، اس لیے غلطی کا فوری طور پر پتہ نہیں چلا۔ اب ہم شناخت کی تصدیق کے لیے تصاویر اور دیگر ذاتی تفصیلات کی تصدیق کر رہے ہیں۔ ای سی ذرائع نے مزید بتایا کہ ریاست کے چیف الیکٹورل آفیسر منوج اگروال نے جلپائی گوڑی اور دکشن دیناج پور کے ضلع مجسٹریٹوں سے کہا ہے کہ وہ جلد از جلد اس معاملے پر اپنی رپورٹس پیش

## ہتک عزت کے مقدمے میں نرملا سیتارمن کو دہلی کی ایک عدالت نے بھیجا نوٹس

دہلی کی ایک عدالت نے مرکزی وزیر خزانہ نرملا سیتارمن کو عام آدمی پارٹی) اے اے پی( لیڈر اور 2024 کے لوک سبھا امیدوار سوناتھ بھارتی کی اہلیہ لپیکا مترا کی طرف سے دائر ہتک عزت کے مقدمے میں نوٹس جاری کیا ہے۔ شکایت میں الزام لگایا گیا ہے کہ 2024 کے عام انتخابات کی مہم کے دوران منعقدہ ایک پریس کانفرنس کے دوران سیتارمن نے لپیکا مترا اور سوناتھ بھارتی کو نشانہ بناتے ہوئے ہتک آمیز، تضحیک آمیز اور توہین آمیز ریمارکس کیے تھے۔ لپیکا مترا کے مطابق وزیر خزانہ نے جان بوجھ کر دونوں میاں بیوی کے درمیان پرانے ذاتی جھگڑوں کا حوالہ دیا تاکہ سوناتھ بھارتی کی ساکھ اور انتخابی امکانات کو نقصان پہنچے۔ اپنے بیان میں انھوں نے واضح کیا کہ انتخابات سے پہلے آپسی اختلافات کو اچھی طرح حل کر لیا گیا تھا۔ مترا نے بیان میں کہا ہے تقریبا ہر جوڑے کی طرح، شکایت کنندہ اور اس کے شوہر میں بھی کچھ مسائل پیدا ہوئے تھے اور بدقسمتی سے، میڈیا ٹرائل وغیرہ کے نتیجے میں تناسب سے باہر ہو گئے تھے لیکن ان کے خیر خواہوں کی شمولیت کے بعد بالآخر 7 مئی 2019 کو معاملہ طے پا گیا اور تب سے شکایت کنندہ اور اس کے شوہر سوناتھ بھارتی بچوں کے ساتھ خوش و خرم زندگی گزار رہے ہیں۔ لپیکا مترا نے نرملا سیتارمن پر لگایا سیاسی فائدے کے لیے ذاتی معاملات کے بیان کا الزام اپنی شکایت میں مترا نے مزید کہا کہ وزیر خزانہ نے صرف بی جے پی امیدوار کو سیاسی فائدہ پہنچانے اور 2024 کے لوک سبھا انتخابات کے دوران ان کے شوہر کو سیاسی نقصان پہنچانے کے لیے ان کے اور ان کے شوہر کے ذاتی معاملات کا بیان کر کے انھیں نقصان پہنچانے کی کوشش کی۔ انھوں نے کہا ملزم نے دونوں کے درمیان ازدواجی تنازعات کے بارے میں بات کی لیکن جان بوجھ کر ان معلومات کو چھپا لیا کہ ان میں صلح ہوگئی ہے اور وہ خوشی سے ایک ساتھ رہ رہے ہیں۔ لپیکا مترا نے مزید الزام لگایا ہے کہ سیتارمن کے بیانات نہ صرف گمراہ کن تھے بلکہ اس کا مقصد بھارتی کی ساکھ، سماجی حیثیت اور معاشرے میں خیر سگالی کو نقصان پہنچانا تھا۔ شکایت کا نوٹس لیتے ہوئے، ایڈیشنل چیف جوڈیشل مجسٹریٹ (ACJM) پارس دلال نے 19 مئی کو ایک حکم جاری کیا، جس میں کہا گیا کہ بھارتیہ شہری تحفظ سنہتا (BNSS) کی دفعات کے تحت وزیر خزانہ کو نوٹس جاری کیا جانا چاہیے۔ اس معاملے کی اگلی سماعت 12 جون کو ہوگی۔

## بی جے پی تلنگانہ کے سینئر لیڈر میر فراست علی باقری نے انم ظفر کو (UGC,NET,JRF) امتحان میں آل انڈیا رینک 1 حاصل کرنے پر تہنیت پیش کی

حیدرآباد۔۔23 مئی (سفیر نیوز/صدائے حسینی) بی جے پی کے سابق ریاستی ترجمان اور سینئر لیڈر میر فراست علی باقری نے مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی) مانو ( کی طالبہ انم ظفر سے ملاقات کی اور انہیں (UGC,NET,JRF) امتحان میں آل انڈیا رینک 1 حاصل کرنے پر مبارکباد دی۔ انم ظفر جو مانو میں ایم ایڈ چوتھے سمسٹر کی طالبہ ہیں اور بہار سے تعلق رکھتی ہیں نے اپنی تعلیمی کامیابی سے نہ صرف جامعہ بلکہ اردو طبقے کا بھی نام روشن کیا ہے۔ میر فراست علی باقری نے کہا کہ یہ قابل فخر کامیابی انم ظفر کی محنت اور لگن کا نتیجہ ہے جس پر انہیں اور ان کے خاندان کو فخر ہونا چاہیے اس موقع پر ڈاکٹر محمد مصطفی علی سروری بھی موجود تھے۔

FOR RENT
3 Stories Building About 9850 Sft for Rent at ECIL-MOULA ALIRoad, Ideal for Hospital / Bank / Hotel / Banquet Hall / Car or two-wheeler show room / Retail Market Offices / Calls Centers / Training or Education institutions.
Contact : 9390971027

بسم اللہ الرحمن الرحیم
آپ کا اپنا قدیم شوروم
محمد کیاپ مارٹ
MCM
MOHAMMED CAP MART
PATTHARGHATTI, MADINA CIRCLE, HYD. PH. 040-24576287, 24561401
OPP. BHARAT PETROLEUM, BAZAR GHAT, NAMPALLY, HYD. PH. : 040-23326287

With Best Compliments Form :
8919283330
WELCOME FOOTWEAR
ALL KIND OF FANCY RETAIL FOOTWARE
# OPP. NAYAB HOTEL, NAYAPUL, HYDERABAD.

Mirza Shabbir Prop.
Cell : 9392341078
9573264110
M.S.
PAINTING & POLISHING CONTRACTOR
Spl. In : WALL DESIGNING, WALL PAINTING, ROYAL PUTTI, TEXTURE, DOOR POLISHING, JHOOLA WORKS, ALTEK LUPPAM
ALL TYPES OF PAINTING WORKS
Bada Bazar, Yakutpura, Hyderabad.

WITH BEST COMPLIMENTS
ZAHRA (S.A) HEALTH CARE
(ADVANCED UNIT OF EYE CARE)
A CHARITABALE MEDICAL CENTRE
CATARACT SURGERY 4500/- ONLY
AFFORDABLE PRICES FOR COMPLETE EYE CARE
Dr. Parveen Kulsum Zaidi
MBBS, D.O.M.S (Ophthal)
(Spl. in Phaco Cataract Surgeries)
22-7-526 Hauzat-ul-Mehdi-al-ILmia,
Kamal Yar Jung Devedi Mir Alam Mandi, Hyderabad. T.S 500 002.
Hospital Timing 9:30 a.m to 6:00 p.m Sunday Close
Contact No. 9866548791, 8121707108